بزرگوں کا کلام اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے (جنید بغدادیؒ)

ملفوظاتِ مشائخ مارہرہ

(مع اضافہ)

خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ شریف

مبلغ اسلام جانشین خلیل العلماء والاولیاء محامد العلماء والمشائخ فخر رضویت

از: ابو حماد مفتی احمد میاںؒ برکاتی مدظلہ

مہتمم و شیخ الحدیث دار العلوم احسن البرکات حیدرآباد و خلیفہ مجاز خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ انڈیا

بہ تعاون مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ ۰ شاہراہ مفتی محمد خلیل خاں ۰ حیدرآباد

زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ ۰ لاہور

ملفوظاتِ مشائخ مارہرہ

از: ابو حماد مفتی احمد میاںؒ برکاتی مدظلہ

زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ ۰ لاہور
voice: 042-37300642 - 042-37112954
Email : zaviapublishers@gmail.com
Website: www.zaviapublishers.com

Design by: Qazi Graphics Lahore Pakistan.

بزرگوں کا کلام اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔(جنید بغدادی)

ملفوظات مشائخ مارہرہ

(مع اضافہ)

از:

مبلغ اسلام، جانشین خلیل العلماء والاولیائ،

محامد العلماء و المشائخ ، فخر رضویت ،

ابوحماد مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہٗ

مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم احسن البرکات، حیدرآباد، خلیفہ مجاز خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ، انڈیا

ناشر: زاویہ پبلشرز، دربار مارکیٹ، لاہور

بہ تعاون: مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، شارع مفتی محمد خلیل خاں، حیدرآباد

نام کتاب:	ملفوظات مشائخ مارہرہ
عنوان:	مشائخ سلسلہ قادریہ برکاتیہ کے اقوال زریں
مرتب:	ابوحماد مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہٗ،
کتابت خوانی:	پیرزادہ علامہ محمد جواد رضا برکاتی الشامی
طبع باراول:	مارچ ۱۹۸۷ء
طبع بارسوم مع اضافہ:	ربیع الآخر ۱۴۳۸ھ/ جنوری ۲۰۱۷ء
محرک:	الحاج محمد عمر قادری برکاتی علیہ الرحمہ
مؤید:	احباب سلسلہ برکاتیہ
فرمائش:	محترمہ اُم حسان برکاتیہ
کمپوزنگ:	برکاتی کمپوزنگ، حیدرآباد
زیراہتمام:	نجابت علی تارڑ
ناشر:	زاویہ پبلیشرز لاہور
بہ تعاون:	مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، دارالعلوم احسن البرکات، شارع مفتی محمد خلیل خاں، حیدرآباد

+92-22-2780547,+92-312-2780547

میری حاجت بہت جلد پوری ہو جاتی ہے۔ یہ روایت بھی بیان کی جاتی ہے کہ جب امام شافعی بغداد شریف حاضر ہوتے اور امام اعظم کے روضہ انور پر حاضری دیتے اور دوگانہ ادا کرتے تو ہر رکعت پر رفع یدین کہ آپ کا مذہب ہے، ترک کر دیتے۔

اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جب آپ نماز فجر یہاں ادا فرماتے تو قنوت کا پڑھنا کہ بعد رکوع آپ کے نزدیک سنت ہے، چھوڑ دیتے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ رفع یدین اور قنوت تو آپ کا مذہب ہے پھر اس کے ترک کا کیا سبب؟ آپ نے فرمایا کہ صاحب مزار کا ادب مجھے اس سے باز رکھتا ہے کہ میں ایسے زبردست مقتدا و پیشوا کے سامنے اس کے مذہب کے خلاف کروں اور ان کی تقلید نہ کروں۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ علم و تقویٰ ترک دنیا اور اختیار آخرت کے اس درجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ کوئی اور وہاں نہیں پہنچ سکتا۔ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ اقتداء و تقلید میں امام ابوحنیفہ سے بہتر کوئی شخص نہیں کہ آپ امام متقی، پرہیزگار اور زبردست عالم دین وفقیہ ہیں۔ مسائل وعلم کا جو حصہ آپ نے بیان فرمایا کوئی اور بیان نہیں کر سکتا۔ معمر نے فرمایا کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے بڑھ کر کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا کہ وہ فقہ میں کلام کرے اور اسے قیاس کی گنجائش ہو اور وہ حدیث شریف کی شرح امام ابوحنیفہ سے اچھی کرے۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ ''ہم امام کے حضور ایسے رہتے جیسے باز کے روبرو چڑیا، اور آپ روئے زمین کے سب سے بڑے فقیہ تھے''۔

امام طحاوی:

منقول ہے کہ امام مزنی حضرت علامہ طحاوی کے چچا کہ اصحاب امام شافعی میں بڑا مرتبہ رکھتے اور اس مذہب کے عالم متبحر تھے، علماء احناف کی فقہ و اصول کی کتابیں اکثر و بیشتر مطالعہ میں رکھتے۔ ایک روز امام طحاوی نے ان سے پوچھا کہ آج آپ شافعیوں کے امام اور ان کی حجت ہیں، اور علم و فضل میں مرتبہ عظیم رکھتے ہیں۔ پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ کتب حنفیہ کا مطالعہ بہت فرماتے ہیں۔ جواب دیا کہ ان کتابوں میں حقائق و دقائق کے وہ

خزانے موجود ہیں کہ اور کتابوں میں نظر نہیں پڑتے۔ علامہ طحاوی نے فرمایا کہ پھر انہی کے مذہب کی جانب آپ کیوں رجوع نہ کریں اور کیوں نہ اسے اختیار کریں۔ امام مزنی یہ سن کر ناخوش ہو گئے ان پر ناراض ہوئے اور انہیں اپنے پاس سے علیحدہ کر دیا۔ امام طحاوی نے جب اُن کے اپنے مذہب پر اس سخت گیری اور تعصب کو دیکھا تو آپ نے امام شافعی کی تقلید اور ان کے مذہب کی پیروی سے کنارہ کشی کی، مذہب حنفیہ کا اتباع کیا اور اسی مذہب کے امام و مجتہد مشہور ہوئے۔

زُہد و تقویٰ:

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام رات نماز میں گزارتے تھے۔ بلکہ آپ نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے نماز صبح ادا فرمائی۔ سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ آپ کے عہد میں کوئی شخص آپ سے زیادہ نمازی مکہ میں نہ آیا۔ اور نماز میں اس قدر اہتمام و کثرت ہی کی بناء پر لوگ آپ کو وَتَدْ کہتے ہیں جس کے معنی میخ کے ہیں۔

مروی ہے کہ آپ اپنے بالا خانہ پر تمام شب نماز ادا فرماتے اور خشوع وخضوع کا یہ عالم ہوتا کہ ہمسایہ کی ایک چھوٹی سی بچی جو رات میں نکلا کرتی یہ سمجھا کرتی کہ چھت پر ایک پودا قائم ہے۔ چنانچہ آپ کی وفات کے بعد اس لڑکی نے باپ سے پوچھا کہ وہ درخت کہاں گیا، باپ سمجھ گیا اور رونے لگا اور جواب دیا کہ وہ درخت قطع کر دیا گیا ہے۔

مروی ہے کہ آپ ماہ رمضان المبارک میں اکسٹھ بار ختم قرآن فرماتے۔ ایک ختم ہر روز (دن) میں ایک ختم ہر رات میں اور ایک ختم تراویح میں، کعبہ معظّمہ میں جب کہ آپ ایک مرتبہ دو رکعت میں قرآن شریف کے ختم سے فارغ ہوئے تو ایک ہاتف کو کہتے سنا کہ ''اے ابوحنیفہ تم نے ہماری اطاعت وعبادت اخلاص سے کی اور تم نے ہماری معرفت بھی خوب حاصل کی ثواب میں نے تمہیں بھی بخشا اور قیامت تک تمہاری تقلید کرنے والوں کو بھی''۔ چنانچہ فتاویٰ نسفی میں ہے کہ آپ نے جب آخری حج ادا کیا اور چاہا کہ دوبارہ خانہ کعبہ میں جا کر تمام شب نماز ادا کریں کہ شاید اب حج نصیب نہ ہو تو کعبہ معظّمہ کے دربانوں نے